(۲)___ واضح رہے کہ جو آدمی عید الاضحیٰ میں قربانی کا ارادہ رکھتا ہو، تو صرف اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ ذالحجہ کے پہلے دس دنوں میں اپنے جسم کے بال اور ناخن وغیرہ نہ کاٹے، بلکہ اس سے پہلے کاٹنے کی کوشش کرے، اور جو آدمی قربانی کا ارادہ نہیں رکھتا، اس کے لئے ان دس دنوں میں اپنے بال اور ناخن وغیرہ کاٹنے کی کوئی پابندی نہیں، اور اس حکم میں حج کرنے والا اور نہ کرنے والا دونوں برابر ہیں، تاہم اگر حج کرنے والا حالتِ احرام میں ہے تو حالتِ احرام میں بہرحال بال یا ناخن کاٹنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے، اور اگر عمرہ کا احرام کھولنا چاہتا ہے تو اس کے لیے حلق یا قصر جائز ہے۔

صحيح مسلم - عبد الباقي (٣/ ١٥٦٦)

سعيد بن المسيب يقول سمعت أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم تقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " من كان له ذبح يذبحه فإذا أهل هلال ذي الحجة فلا يأخذن من شعره ولا من أظفاره شيئا حتى يضحي.

غنية الناسك ص:٦٨

فاذا اراد ان يحرم يستحب له قبل الغسل كمال التنظيف بان يقص شاربه ويقلم اظفاره و ينتف ابطيه او يحلقهما ،ويحلق عانته او ينتفها ،والمقصود ازالة التفث باى نوع كان ....قال الشارح رحمه الله تعالى لان المستحب ابقاء شعره لوقت الخروج من الاحرام بحلقه تثقيلا لميزان اجره قال في البحر والنهر وتبعهما في الدر و غيره ان المستحب حلقه لمن اعتاد من الرجال او اراده والا فتسريحه و ازالة الشعث والوسخ عنه.

وينبغي ان يستثنى منه من يحرم في العشر وهو يريد التضحية فان المستحب

Scanned with CamScanner